THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - سیرۃ المہدی کا ایک ورق ۔۔ ۱
بہشتی بیوی ۔۔ ۳
ایک سے زائد بیویوں کا سفر خرچ
ایک ریاست میں اخلاق خراب کی ممانعت ۔۔ ۴
نماز میں اپنی زبان میں دعا
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری ۔۔ ۵
مالی سال کا آخری مہینہ ۔۔ ۷
سکھوں میں ہلچل ۔۔ ۸
اشتہارات ۔۔ ۹
خبریں ۔۔ ۱۲

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے
متعلق خط و کتابت بنام
مینجر ہو۔

ایڈیٹر :- غلام نبی ✤ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۱۵ | مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۲ء | مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود کمزوری صحت بفضلِ خدا روزانہ درس قرآن دے رہے ہیں۔ بلکہ پہلے کی نسبت اب زیادہ حصہ قرآن کا درس فرماتے ہیں۔ آج (۲۳ اگست) پانچویں پارہ کے نصف تک درس ہو چکا ہے ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں بچہ فرزند تولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اور دین کا خادم بنائے

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت میں کئی احباب حصہ لے رہے ہیں۔ کئی جگہ مباحثات بھی ہو چکے ہیں جن کا نتیجہ انشاء اللہ اچھا نکلیگا

تحفہ پرنس آف ویلز کا دوسرا ایڈیشن شایع ہو گیا ہے۔

کئی دن کی سخت گرمی اور امساک باراں کے ایام زیر رپورٹ میں اچھی بارش ہوئی

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

(رقم زدہ مفتی محمد صادق صاحب)

مسیح موعودؑ کا استغراق

حضور کو اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت تھی۔ کہ دنیا و مافیہا سے بے پرواہ رہتے۔ اور کبھی بجز ذات باری تعالیٰ کسی پر اعتماد نہ کرتے یہی وجہ ہے۔ کہ آپ اشتہار لکھنے لگتے تو اشتہار سے رسالہ بن جاتا اور رسالہ سے کتاب۔ اور پھر ایک کتاب سے دوسری کتاب۔ کیونکہ کتب فروشی آپ کا مقصود نہ تھا۔ بلکہ جو بات خدا تعالیٰ دل میں ڈالتا۔ اسی کی اشاعت فرماتے کہ شاید اس دلیل سے کوئی سمجھ جائے۔

۲۔ بسا اوقات ایک شخص رخصت ہونے کے لئے آتا۔ آپ اس کی خاطر داری کے لئے اس سے دریافت فرماتے کہ آپ کہاں جائینگے۔ مثلاً وہ عرض کرتا بھیرہ۔ پوچھتے بھیرہ کس راستے سے جاتے ہیں۔ وہ عرض کرتا۔ لالہ موسیٰ سے تھوڑی دیر کے بعد ایک اور شخص آتا۔ اور وہ بھی اگر بھیرہ کا ہوتا۔ تو آپ اس سے بھی یہی سوالات کرتے۔ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے ذکر میں محو تھے۔ آپ ایسی باتوں کو دل پر نہ بٹھاتے کہ یاد رہتیں۔ آپ تو اس حکم ربی کی تعمیل میں کہ لاتصعر بخلق اللہ ولا تسئم من الناس اخلاق سے پیش آتے۔ اور خاطر داری کرتے ورنہ تبتل الی اللہ کا یہ حال تھا کہ خلق کی طرف توجہ نہ تھی۔

نعوذ۔ دہرمپال حبیب اسلام سے مرتد ہو کر آریہ بنا اور اس نے ایک کتاب ترک اسلام شائع کی۔ تو دربار رسالت میں بھی اس کا ذکر آیا۔ اس کے جواب کے لئے حضرت مولوی...

(خلیفۃ المسیح اول رض) کو ارشاد ہوا۔ اسکے جواب کا مسودہ ڈیڑھ ماہ تک۔ وقتاً فوقتاً انہیں خود سُناتا رہا۔ اور آپ نے پسند کیا۔ پھر یہ کتاب چھپ گئی۔ ایک سال کے بعد دہرم پال کا کوئی ذکر آیا۔ اور مجھے خوب یاد ہے کہ ہم اسوقت مسجد مبارک میں بیٹھے تھے۔ فرمایا۔ دہرم پال کون؟ کیا اس نے کوئی کتاب بھی لکھی ہے۔ جب عرض کیا گیا۔ ہاں تو فرمایا کیا اس کا کسی نے جواب بھی لکھا ہے؟

آپ کو نسیان نہیں تھا۔ بلکہ بات یہ تھی کہ کتاب آپنے خود لکھوائی۔ مگر لکھی جانے کے بعد آپ کا بھروسہ اس کتاب پر نہ تھا۔ بلکہ خدا کے فضل پر تھا۔ اسلئے کچھ یاد نہ رہا۔

آپ کی غیرت

آتھم کے ساتھ مباحثہ کی شرائط طے کرنے کے لئے چند احباب گئے۔ عیسائیوں نے دعوت کی۔ جو انھوں نے قبول کرلی۔ جب حضور کو یہ معلوم ہوا۔ تو حضور نے اسے ناپسند کیا۔ اور فرمایا کہ وہ تو ہمارے جان سے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور انھیں گندے مفتری کہیں۔ اور تم ان کے ہاں دعوت کھاؤ۔ یہ ایمانی غیرت کے خلاف ہے۔

۲۔ اسی طرح جب آریہ سماج کے جلسہ میں حضور کا مضمون سنانے ہم لوگ گئے۔ اور اس میں حضرت مولوی صاحب بھی تھے۔ تو آریوں نے اسلام اور نبی اسلام کے بارے میں درشت زبانی اور بہتان سے کام لیا۔ اور ہم لوگ امن میں نقص آجانے کے خیال سے بیٹھے رہے۔ پھر جب آپکو اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو فرمایا۔ یا تو اسی وقت کھڑے ہوکر جواب دینا تھا یا اس مجلس سے چلے آنا تھا۔ بیٹھ کر اپنے نبی کی ہتک سننا مومن کی غیرت گوارا نہیں کر سکتی۔

۳۔ لدھیانہ میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کا جلسہ تھا۔ اس میں حضرت اقدس بھی چلے گئے۔ مختلف فرقوں کے لوگ جمع تھے۔ حاضرین کے کہنے نے بہت اصرار کیا۔ کہ آپ بھی کچھ تقریر فرمائیں۔ مگر آپ نے ان کی درخواست کو باوجود اصرار کے منظور نہ فرمایا۔ جب ڈیرے پر تشریف لائے تو پوچھا گیا کہ حضور نے تقریر کیوں نہ فرمائی۔ ارشاد کیا۔ اگر میں تقریر کرتا تو ضرور تھا کہ میں بیان کرتا۔ شروع سے ہمارے آقا و مولا سردار محمد رسول اللہ ہے۔ اس کی ان لوگوں نے اجازت نہ دینی تھی۔ اور میں اس تقریر کو جس میں سیدنا آقا کا نام لیا جانے کی اجازت نہ ہو۔ پسند نہیں کرتا۔

دُعا سے مشکلات کا حل

آپ ہر امر میں دُعا سے کام لیتے اور دعا میں الحمد للہ پڑھ لیتے کہ یہ ایک جامع دُعا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ حضور مجھے بہت تکلیف ہے۔ فرمایا کہ استغفار کرو۔ اور دوبارہ عرض کرنے پر فرمایا۔ کہ یوں دُعا کرو۔ یا الٰہی میرا وہ گناہ بھی بخش دے۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف پہنچی ہے۔

آپ کی سخاوت

حضور کی سخاوت کا یہ عالم تھا۔ کہ اگر کوئی آپ سے دوائی مانگتا۔ تو آپ اس کی حاجت سے بہت زیادہ اسے دیدیتے۔ بعض اوقات تمام بوتل ہی حوالے کر دیتے۔ ایک دفعہ تریاق طاعون تیار کیا۔ جس میں کئی ہزار کے جواہرات پڑے۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ پانچ ناقے کوئی شخص لایا۔ جو بہت اعلیٰ قسم کے تھے۔ آپ نے وہ بھی اسی میں ڈلوا دیئے۔ ایک صاحب نے دو تین شیشے تریاق طلب کیا تھا۔ آپنے اسے بہت سی مقدار ڈبیہ میں بند کر رجسٹری کروا کے بھجوا دی۔

۲۔ ایک قمیص نہایت خوبصورت اور قیمتی تھا۔ حضور پہن کر بیٹھے تھے۔ ایک زمیندار نے یونہی کہا۔ یہ قمیص تو بہت عمدہ ہے۔ آپنے نکالکر اسی کو دیدیا۔

۳۔ ایک حمائل شریف حضور کے پاس تھی۔ جس کی نسبت فرمایا۔ سب سے زیادہ مجھے یہ حمائل پسند ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یہ حمائل مجھے بخش دیں۔ آپنے فرمایا لیجاؤ۔ کسی نے عرض کیا۔ یہ تو حضور کو بہت پیاری تھی۔ فرمایا سائل کا سوال بھی رد نہیں کیا جا سکتا۔

حضور کا مکاشفہ

یہ اکثر دیکھا گیا۔ کہ جن خیالات کو لیکر ایک شخص حاضر ہوا ہے انہی خیالات پر حضور نے تقریر شروع کردی۔ گورداسپور کے مقدمہ کے دوران میں میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ جس کمرے میں آپ کی چارپائی تھی۔ اس میں ایک چھوٹی سی چارپائی میرے لئے تھی۔ آپ اکثر رات کے وقت مجھ سے وقت پوچھا کرتے۔ اور کوئی الہام ہوتا۔ تو اسے لکھا دیتے۔ ایک آواز میں نہ جاگتا۔ تو پھر دوسری آواز آہستہ دیتے جس سے یہ معلوم ہوتا کہ آپ مجھے تکلیف دینا نہیں چاہتے۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ میں یہ خیال کر رہا تھا کہ آج میں نے کوئی خدمت نہیں کی۔ حضور اسوقت ٹہل رہے تھے۔ اچانک فرمایا:۔ مفتی صاحب! ہم آپ کو اسواسطے تو نہیں لائے۔ کہ آپ کوئی کام کیا کریں۔ بلکہ اسواسطے کہ آپ ہمارے پاس رہتے ہیں۔ الہام لکھتے ہیں۔ آپکے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ دل بہلتا ہے۔

متفرقات

ایک دفعہ کسی نے عرض کیا۔ حضور ایک بات کو بار بار اپنی کتاب میں لاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ شاید بھول جاتے ہیں۔ فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔ میں بھول جاتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ وہ نہ بھول گئے ہوں۔ اسلئے پھر وہی بات لکھ دیتا ہوں کہ کسی طرح کوئی سمجھ جائے۔

۲۔ حضرت نے فرمایا کہ استقلال فی الدعا بڑی چیز ہے ایک بزرگ کا قصہ سُنایا کہ وہ تیس سال یہی آواز سنتا رہا کہ تیری دُعا قبول نہ ہوگی۔ مگر وہ استقلال سے دعا میں لگا رہا۔ آخر ایک روز اسے ارشاد باری تعالیٰ کا ہوا۔ کہ تیس سال کے عرصہ میں جس قدر دعائیں تو نے کی ہیں۔ قبول۔

۳۔ تہجد کے اُٹھنے کا طریق فرمایا۔ کہ اگر اپنا نام لیکر سوتے وقت کہدے کہ مجھے جگا دینا۔ تو آنکھ کھل جاتی ہے۔

۴۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت ام المومنین کی رائے تھی۔ کہ یوں بنائی جائے۔ اور مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی۔ چنانچہ مولویصاحب مرحوم نے حضرت اقدس سے عرض کیا تو آپنے فرمایا کہ خدا نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی۔ اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے اسلئے میں اسے شعائر اللہ سے سمجھ کر اس کی خاطر داری کرتا ہوں اور جو وہ کہے۔ وہ مان لیتا ہوں۔

وی پی آتے ہیں!

احباب کرام نے الفضل کی توسیع اشاعت تو درکنار موجودہ خریداری کو قائم رکھنے سے بھی توجہ ہٹالی ہے۔ چنانچہ اس مہینے میں ۲۵۔۳۰ خریدار کم ہو چکے ہیں۔ ۳۳ فیصدی واپسی ہے۔ جو بہت قابل افسوس امر ہے۔ اب جن کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام ۲ ستمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔ بہتر ہے کہ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدی جائے ورنہ وی پی حاضر ہوگا۔ اور واپس کرنیوالوں کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا۔ ۱۵ دن پہلے عرض کر دیا۔ (مینجر الفضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۴ ر اگست ۱۹۲۲ء

بہشتی میوے

اخبار "جیون تت" لاہور (۱۵- اگست) میں جو ناستک (منکر خدا) پارٹی کا اخبار ہے۔ بہشتی میووں کے متعلق "مسلمان عالموں سے ایک سوال" کے عنوان سے حسب ذیل استفسار شایع ہوا ہے۔

"کیا کوئی مسلمان عالم صاحب جو قرآن شریف سے اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ ہمیں اس امر سے آگاہ کرنے کی عنایت کرینگے۔ کہ قرآن شریف میں جنت یا بہشت کے متعلق جو بیان آتا ہے۔ اسمیں انگور انجیر اور کھجور وغیرہ کن کن پھلوں کی موجودگی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور آیا اسمیں آم کی موجودگی کا بھی (کہ جو ہندوستان کا بہت مشہور اور اچھی قسم کا پھل ہے) کہیں تذکرہ آتا ہے۔ چونکہ احمدی صاحبان میں قرآن شریف کے مطالعہ کا زیادہ رواج بتلایا جاتا ہے اور اس کے درست مفہوم کو سمجھنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اسلئے ہماری احمدی عالموں سے خصوصیت سے درخواست ہے۔ کہ ان میں سے کوئی صاحب یا ان کے موجودہ خلیفہ صاحب ہمیں مندرجہ بالا واقفیت معہ حوالہ کے بہم پہنچا کر مشکور کریں۔"

معلوم نہیں۔ اس سوال سے "جیون تت" کا کیا منشاء ہے۔ اور اسے بہشتی میووں اور خصوصاً آم کے متعلق دریافت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ اگر اسکی تشریح کر دی جاتی۔ تو جواب زیادہ تفصیل کے ساتھ دیا جا سکتا۔ لیکن چونکہ سوال کی غرض و غایت بیان نہیں کی گئی۔ اسلئے ہم بھی سوال کی موجودہ شکل تک ہی اپنے جواب کو محدود رکھیں گے۔ اور چونکہ یہ کوئی ایسا سوال نہیں۔ جس کے جواب کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یا سلسلہ کے کسی بڑے عالم کو کچھ لکھنے کی ضرورت ہو۔ اسلئے ہم ہی اس کا جواب عرض کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں انگور۔ انجیر اور کھجور کے علاوہ اور بھی کئی میووں کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔ جو بہشت میں ملینگے۔ - - - - - - لیکن جس قدر بھی نام بتلائے گئے ہیں۔ وہ نہ اسلئے ہیں۔ کہ ان ناموں کے جو میوے اس دنیا میں ہیں۔ وہی بہشت میں بھی ہونگے اور نہ اسلئے کہ جن ناموں کا ذکر آیا ہے۔ صرف یہی ملینگے بلکہ ان کا ذکر بطور مثال کیا گیا ہے۔ تاکہ ان دیکھے اور کھائے ہوئے میووں سے ذہن بہشتی میووں کی طرف منتقل ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ چند ایسے عام میووں کے نام لئے گئے ہیں۔ جو عام طور پر ہر جگہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کو میسر آ سکتے ہیں۔ ورنہ اس دنیا کے میووں کو بہشتی میووں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ کیونکہ بہشتی چیزوں کی حقیقت کا اندازہ اس دنیا میں لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علے قلب بشر۔ بہشتی چیزیں ایسی ہیں کہ اس دنیا میں نہ کبھی آنکھ نے انکو دیکھا نہ کبھی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں ان کا خیال بھی آیا۔

پس قرآن کریم میں جن میووں کے نام آئے ہیں۔ ان میں اور بہشت کے اصلی میووں میں اگر کوئی مشابہت ہو سکتی ہے تو نام وغیرہ کی۔ ورنہ ان میں اور ان میں اسقدر فرق ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ اور قرآن کریم سے بھی یہی ثابت ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا۔ کہ جب بہشتیوں کو جنتوں سے میوے بطور کھانے کی چیز کے دئے جائینگے تو قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ (سورہ بقرہ آیت ۲۳) وہ ان کو دیکھ کر کہینگے۔ یہ تو وہی ہیں جو پہلے دئے گئے تھے۔ یہ کیوں کہینگے اسلئے کہ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا۔ وہ متشابہ لائے جائینگے یعنی دنیا میں جن میووں کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ نہیں ہونگے۔ بلکہ ان کے مشابہ ہونگے۔ ان کے نام وغیرہ میں مشابہت ہوگی ورنہ لذت اور اثر کے لحاظ سے مختلف ہونگے۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ بہشت کے میووں اور دنیا کے میووں میں اگر کچھ نسبت ہے۔ تو نام یا شکل کی ورنہ حقیقت اور اثر کے لحاظ سے ان میں کچھ بھی مشابہت نہیں ہو سکتی۔

ایسے ہی یہ بات کہ بہشت میں کیا کیا میوے ملینگے اور ان میں آم بھی ہوگا یا نہیں۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ قرآن کریم میں جن میووں کے نام لئے گئے ہیں۔ ان سے یہ مراد نہیں کہ بہشت میں یہی ملینگے۔ اور جن کے نام نہیں لئے گئے وہ نہیں ملینگے۔ بلکہ نام تو صرف مثال کے طور پر چند ایک کے بتائے گئے ہیں۔ ورنہ ہر قسم کے میوے ملینگے۔ چنانچہ قرآن کریم کے متعدد مقامات میں اس کا ذکر موجود ہے۔ جنمیں سے چند ایک حوالے درج ذیل ہیں:۔

(۱) سورہ یٰس کی آیت ۵۷ میں آتا ہے۔ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ۔ کہ بہشتیوں کے لئے بہشتوں میں میوے ہونگے۔ اور ان کے لئے وہی کچھ ہوگا۔ جو کچھ کہ وہ چاہینگے۔ یعنی جس میوہ کو ان کا جی چاہیگا۔ وہ انھیں حاصل ہو جائیگا۔

(۲) سورہ صٓ آیت ۵۱ میں آتا ہے۔ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ کہ وہ بہشت میں تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔ ان کو کثرت سے میوے اور پینے کی چیزیں دی جائینگی۔

(۳) سورہ دخان کی آیت ۵۵ ہے۔ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ۔ کہ بہشت میں بڑے آرام اور سہولت کے ساتھ ہر ایک میوہ بہشتی منگا سکینگے۔

(۴) سورہ واقعہ کی آیت ۳۱ میں آتا ہے۔ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ۔ کہ بہشت میں کثرت سے میوے ہونگے۔ جو نہ ٹوٹے پھوٹے ہونگے اور نہ کسی وجہ سے ان کے کھانے کی ممانعت ہوگی یعنی وہ گلے سڑے نہیں ہونگے۔ بلکہ تازہ بتازہ ہونگے۔ اور انہیں کسی قسم کی مضرت نہ ہوگی۔ جس کی وجہ سے ان کے کھانے کی ممانعت ہو۔

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ بہشت میں آم کیا کوئی بھی ایسا میوہ نہیں جو میسر نہ ہوگا۔ پھر اسیر قسم کا

نقص نہ ہوگا۔ اور نہ کھانیوالے کو اس سے کوئی نقصان پہنچیگا۔ یہ بات دنیا کے میووں میں ہرگز نہیں پائی جاتی اول تو ہر ایک کو ہر قسم کے میوے میسر ہی نہیں آسکتے۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں بعض میووں کی شکل تک دیکھنے کا کبھی موقع نہیں ملتا۔ چہ جائیکہ ان کے ذائقہ سے شیریں کام ہوں۔ اور پھر اچھے سے اچھا میوہ بھی ہر ایک کے لئے مفید اور نفع بخش نہیں ہوتا۔ مثلاً آم ہی ہے کثیر التعداد لوگوں کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہوتا ہے۔ اور طبیب یا ڈاکٹر انہیں اس کے استعمال سے روک دیتے ہیں۔ لیکن بہشتی میووں کے متعلق ایسا نہیں ہوگا۔ وہ ہر اس شخص کو حاصل ہونگے۔ جو بہشت میں ہوگا اور بکثرت حاصل ہونگے۔ اور حصول کے لئے کوئی مشقت نہیں اٹھانی پڑیگی۔ جس میوہ کو دل چاہیگا۔ میسر آجائیگا اور اس کا کھانا مفید اور فائدہ بخش ہوگا۔

یہ تو بہشتی میووں کی ایک صورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق ایک اور تشریح بھی فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان کو خدا تعالیٰ کی عبادت گذاری میں جو لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے یہی متمثل ہوکر بطور پھل ملینگے۔ اور ان سے ویسی ہی لذت اور سرور آئیگا۔ جیسا دنیا میں عبادت الٰہی سے آتا ہے۔ اور مومنوں کے لئے سب سے بڑی یہی نعمت ہے۔

ایک سے زائد بیویوں کا سفر خرچ

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں جناب پیر اکبر علی صاحب فیروز پوری نے یہ سوال پیش کیا کہ (الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بموجب شریعت اسلام ایک مسلمان قانوناً ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرسکتا ہے (ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سول سروس ریگولیشن کی دفعہ ۲۵ کے مطابق بعض افسروں کو جن کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں۔ ان کے تبادلہ کے وقت دیگر بیویوں کا سفر خرچ وصول کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اگر ایسا ہے۔ تو کیا گورنمنٹ دفعہ مذکور کی اس طرح پر ترمیم کریگی۔ کہ جس شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں۔ وہ اپنے تبادلہ کے وقت اپنی تمام بیویوں کا سفر خرچ وصول کرسکے۔

یہ ایک نہایت معقول سوال تھا۔ اور ایک بہت ضروری معاملہ کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی لیکن افسوس کہ سرکاری طور پر جو اس کا جواب دیا گیا ہے وہ قطعاً تسلی بخش نہیں ہے۔ سر جان مینارڈ نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ (الف) گورنمنٹ کی طرف سے اس کا جواب اثبات میں ہے (ب) سول سروس ریگولیشن کی دفعہ ۲۵ کا وہی اثر ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ اس مطلب کے لئے زائد اخراجات برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اس تجویز کی منظوری سے گورنمنٹ کے اخراجات میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہو جاتا تھا۔ کیونکہ شاذ و نادر ہی کسی افسر کی ایک سے زائد بیویاں ہونگی لیکن جس بات کو قانونی طور پر بھی مسلمانوں کے لئے جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس کی نسبت ایسا کورا جواب تسلی بخش نہیں ہوسکتا۔ چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ ایک وزندار سوال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان ممبران لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں پیش کرکے متفقہ کوشش سے پاس کرائیں۔

ایک ریاست میں داخلہ شراب کی ممانعت

ہمعصر پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ:۔ "کاٹھیاواڑ میں ایک چھوٹی سی ریاست لمبڑی ہے۔ جس نے انسداد مسکرات کے متعلق وہ اصلاح کی ہے۔ جو بڑی بڑی ریاستیں بھی نہیں کرسکیں۔ اور وہ یہ کہ اس ریاست میں غیر ملکی شراب کے داخلہ کی قطعی ممانعت کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اسے شراب کی دو چند قیمت کے برابر جرمانہ ادا کرنا پڑیگا۔"

شراب کی برائیاں اور نقائص اسقدر واضح ہو چکے ہیں کہ وہ قومیں بھی جن کی گھٹی میں شراب پڑی ہوئی ہے۔ ان کا اعتراف کررہی ہیں۔ اور انسداد شراب کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اسلئے اگر ہندوستان کی کوئی ریاست اس کی بندش کی تجویز کرتی ہے۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ مسلمان حکومتوں نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ حالانکہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے شراب کے استعمال سے بڑی سختی کے ساتھ روکا ہے۔ اور اسے نہایت ہی ناپاک ترین چیز قرار دیا ہے۔ کیا اب جبکہ زمانہ ان لوگوں کو اس کے انسداد پر آمادہ کررہا ہے۔ جن کا مذہب اسے جائز قرار دیتا ہے۔ مسلمان حکمران اس طرف توجہ کرکے مذہب اسلام کے ایک نہایت ضروری حکم کو جاری کرنے کی کوشش نہ کرینگے۔

نماز میں اپنی زبان میں دعا

موجودہ زمانہ میں جہاں اکثر مسلمان کہلانیوالے اسلام کے احکام کو بالکل پس پشت ڈال چکے ہیں۔ وہاں جو ان پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں بھی صرف قشر ہی قشر رہ گیا ہے۔ اور وہ مغز احکام سے بالکل ناواقف ہو چکے ہیں چنانچہ دعا جو اسلام کا ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ ہے اور جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی جڑ قرار دیا ہے اس کی حقیقت سے بھی بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ ان کے نزدیک نماز میں وہی دعائیں پڑھنا جائز ہیں۔ جو عربی میں ہیں۔ بیشک جو دعائیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ ان کا پڑھنا نہایت بابرکت ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے سوا انسان کوئی دعا مانگ ہی نہیں سکتا۔ انسان کو ہزاروں حاجتیں ایسی پیش آسکتی ہیں۔ جن کیلئے وہ دعا کرنے کا محتاج ہوتا ہے لیکن مسلمان علماء اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتے۔ چنانچہ اہلحدیث (۱۸ اگست) میں استفسار کیا گیا ہے کہ "دعائے قنوت جو مخصوص بزبان عربی ہے اسمیں ہر ضرورت کا بیان نہیں ہے۔ میری ضرورتیں اس سے علیحدہ ہیں۔ اسواسطے اردو میں اپنی حاجتیں بجائے دعائے قنوت کہنا جائز ہے یا نہیں؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "وہ اپنی مزید حاجت کے لئے بعد نماز دعا مانگ لیا کریں۔" مگر یہ حقیقت نماز سے ناواقفیت کا اظہار ہے۔ خدا تعالیٰ ہر زبان کی دعا سنتا ہے اسلئے نماز جو قبولیت دعا کا اعلیٰ موقع ہے اسمیں انسان اپنی حاجات کو اپنی زبان میں پیش کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۶ رجولائی ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

تکلیف میں راحت ایک صاحب کو جو کچھ عرصہ سے مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں مخاطب کرکے فرمایا۔ مشکلات ہوتی ہیں۔ مگر کئی دفعہ تکلیف ہی راحت کا موجب ہوجاتی ہے۔ آپ اپنے دل کو یوں بھی تسلی دے سکتے ہیں۔ کہ آپ بیمار ہیں کام نہیں کرسکتے۔ لیکن صحابہ کو دیکھئے۔ کہ انہوں نے کس قدر مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔ وہ کام کرسکتے تھے۔ مگر ان کو کام بھی نہیں کرنے دیا جاتا تھا۔ تیرہ سال تک مصائب برداشت کرتے رہے۔ جو لوگ حبشہ میں گئے وہ فتح خیبر کے وقت آئے۔ یہ کتنی بڑی مصیبت تھی۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت بدل دی۔ بعض دفعہ مصیبت کے ختم ہونے کا وقت آپہنچا ہوتا ہے۔ مگر انسان غلطی سے ہمت ہار کر مایوس ہوجاتا ہے۔ پس چاہئے کہ آپ بہت دعائیں کریں میں بھی دعا کرونگا۔ اور آپ بھی استغفار کریں۔ آپ کے خاندان میں پیری مریدی کا بھی سلسلہ تھا شاید اللہ تعالیٰ آپ کے مال کو خالص کرنا چاہتا ہے۔ اگر مصیبت نہ دور ہو تو مومن کا سہارا اس جہان پر نہیں اگلے جہان پر ہے۔ اور وہ اس دنیا کو اس ایک وقفہ سے بھی کم حیثیت سمجھتا ہے۔ جو مسافر اثناء سفر میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ غیر احمدیوں کا کہنا کہ یہ دربدر پھرتے ہیں۔ اس سے آپ رنجیدہ نہوں۔ کیونکہ لوگوں نے تو نبیوں پر بھی اعتراض کئے ہیں۔ اور ان پر ہنسی کی ہے۔ باقی رہا دربدر پھرنا مومن تو ایک ہی در پر گرتا ہے اور اس کے لئے تو ایک ہی دروازہ ہے۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ خدا نے ان لوگوں کو آپ کی مدد کا ذریعہ بنایا ہے۔ تو پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ خدا کے دینے کے کئی ذرائع ہیں۔ جس ذریعہ سے وہ دینا چاہے دیتا ہے۔

صحابہ کی جنگ احزاب کے موقعہ پر یہ حالت تھی کہ ایک طرف یہود مخالف تھے۔ ایک طرف دشمن کی فوجیں تھیں۔ اور بھوک نے سب کا حال بے حال کر رکھا تھا۔ ادھر انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پتھر باندھ رکھے تھے۔ منافق بھی اس وقت طعنے دیتے تھے۔ کہ یہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم عرب کو فتح کرینگے۔ اور اب گھر سے باہر نہیں نکل سکتے۔ مگر خدا نے ان کی مدد کی۔

(۷ رجولائی ۲۲ء بعد نماز عصر)

مسلمان طلباء کو نصائح اس ذکر پر کہ امتحانوں میں مسلمان طلباء زیادہ فیل ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ مسلمان طلباء کی دماغی حالت ہی ایسی ہے کہ وہ علم کے حاصل کرنے میں پوری محنت سے کام نہیں لے سکتے۔ اور یہ نقص گوشت خوری کی زیادتی کے باعث پیدا ہوا ہے۔ چاہئے کہ مسلمان طلباء گوشت کھانا کم کردیں۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں روزانہ نہانے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور بھینس کے دودھ کی بجائے گائے کا دودھ پینا چاہئے۔ بھینس کا دودھ جسمانی فربہی کے لئے تو مفید ہے۔ لیکن دماغ کو اس سے فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ نقصان ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو بھینس کا دودھ پیتا ہے بھینس ہی ہوجاتا ہے۔ یوں دیکھنے میں بھی جو سمجھ اور سوچ گائے میں نظر آتی ہے۔ وہ بھینس میں نہیں پائی جاتی۔ گائے کی آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں۔ کہ گویا کچھ سوچ رہی ہے۔ اور کسی امر پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی ایسی شکل نے ہی ہندوؤں کو اس کی پرستش کی طرف متوجہ کیا۔ چونکہ بھینس میں سمجھ بوجھ کا مادہ ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ گائے میں ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے دودھ کا بھی دماغ پر وہ اثر نہیں پڑتا۔ جو گائے کا دودھ پینے سے پڑتا ہے۔ اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ جو بات کسی جانور میں پائی جائے۔ اس کی کسی چیز کو استعمال کرنے والے پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے درندوں وغیرہ کا گوشت کھانے سے منع کردیا۔ کہ ان کی درندگی کا اثر انسان کی طبیعت پر نہ پڑے۔

گائے کی پرستش کا خیال اس بات کے ذکر پر کہ ویدوں میں گائے کا گوشت مہمانوں کو کھلانے کا ذکر ہے۔ فرمایا گائے کی پرستش کا خیال ہندوؤں میں بعد میں پیدا ہوا۔ اور وہ ممالک جہاں کے لوگوں کی معیشت کا مدار زراعت پر ہے۔ وہاں گائے کی پرستش جاری ہوگئی۔ چنانچہ مصر میں بھی گائے کی پرستش کی جاتی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ زراعت کے لئے گائے ایک مفید جانور تھا۔ اور اس کی حفاظت کی ضرورت تھی۔ اس لئے اسے محفوظ رکھنے کے لئے اس کی پرستش شروع کردی گئی مگر یہ طریق درست نہ تھا۔ دیکھو اسلام نے اس قسم کی بات کو کیسی عقلمندی سے جاری کیا۔ عرب میں گھوڑا بہت مفید اور ضروری جانور تھا۔ اور اس کی کمی سے ملک کو نقصان ہوسکتا تھا۔ اس لئے اسے محفوظ رکھنے کے لئے اس کا گوشت مکروہ کردیا۔ مکروہ ناجائز نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا استعمال پسندیدہ بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح جہاں گھوڑے کو محفوظ کردیا گیا۔ وہاں اس بات کا بھی انسداد ہوگیا کہ لوگ اسے مقدس سمجھکر اس کی عبادت کرنے لگ جاتے کیونکہ اس کا گوشت استعمال کرنا مکروہ کیا گیا تھا۔ نہ کہ ناجائز۔

(۱۷ رجولائی ۲۲ء بعد نماز عصر)

اعمال انسانی کی حفاظت ایک صاحب نے سوال کیا۔ یہ جو آتا ہے کہ اعمال لکھے جاتے ہیں کیا رب العالمین کے ہاں رجسٹر ہے جس میں یہ تمام اعمال درج ہونگے۔

فرمایا کہ وہ اعمال محفوظ رکھے جائینگے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم یہاں جو حرکت کریں وہ جوّ میں محفوظ رہتی ہے۔ اور ایک آلے کے ذریعہ اس کو اخذ کرلیا جاسکتا ہے۔ تو کیا رب العالمین اعمال انسانی کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

سزا کی غائت انہی صاحب نے سوال کیا۔ کہ سزا تو مجرم کو اس لئے دی جاتی ہے کہ لوگوں کو عبرت ہو۔ مگر جہنم میں جو سزا ملیگی اس سے کن لوگوں کو عبرت دینا مقصود ہوگا۔

فرمایا۔ سزا عبرت ہی کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے اور بھی فائدے ہوتے ہیں۔ عبرت ایک عام مفہوم ہے مگر سب سے زیادہ مستحق خود وہی شخص ہے۔ جس سے جرم سرزد ہو کہ اس کو اس کی غلطی کا احساس پیدا کرایا جائے۔ اگر کسی شخص کا کوئی بچہ ہو اور وہ غلطی کرتا ہو۔ تو والدین جو اس کو سزا دیتے ہیں۔ اس سے ان کی یہ غرض

نہیں ہوتی کہ اوروں کے لئے عبرت ہو۔ بلکہ یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ خود اس بچہ کی آئندہ کے لئے اصلاح ہو جائے۔ پس سزا کے دو فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہو اور سب سے زیادہ یہ کہ خود اس شخص کی اصلاح ہو جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پاک ہے اور عیوب سے مبرا ہے۔ بندے کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ بندہ بھی پاک نہ ہو جائے۔ جن لوگوں میں عیوب ہوتے ہیں۔ اور گناہ ان کے قلوب کو تاریک اور زنگ آلود کر دیتے ہیں۔ اس ذریعہ سے جسکو سزا یا عذاب جہنم کہتے ہیں۔ وہ ان کے ان نقائص کو دور کر دیا جاتا ہے۔

اس کا نام دراصل اصلاح ہے۔ اور سزا اس لئے رکھا ہے۔ کہ ہم اس کو سزا ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے کہ جو شخص ناواقف ہو وہ ایک ڈاکٹر کو دیکھے کہ وہ اس کے نشتر مار رہا ہے۔ تو وہ اس کے متعلق یہی خیال کریگا کہ وہ اس کے چاقو مارتا ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ چاقو نہیں مار رہا۔ بلکہ وہ اس کے گندے اور فاسد مواد کو نکال کر اس کے جسم کی اصلاح کر رہا ہے۔ اس کا نام تو اصلاح یا اپریشن سمجھنا چاہیے۔ سزا تو عام مفہوم کے لحاظ سے اسکو کہا جاتا ہے۔

بہشت و دوزخ حور و قصور کیا شے ہیں

سوال ہوا کیا دوزخ اور جنت اور حوروں سے یہی مراد ہے۔ جو عام طور پر مفہوم ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور۔

فرمایا۔ کہ نام تو یہی صحیح ہے۔ مگر حقیقت ان کی کچھ اور ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت کی چیزوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ اس کا صحیح نقشہ انسان کے ذہن اور قلب میں آ سکتا ہے۔

کہتے ہیں ایک بچے نے اپنے باپ سے پوچھا۔ کہ بادشاہ کس کو کہتے ہیں۔ باپ نے جواب دیا کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جس کی بات کوئی شخص نہ روک سکے۔ اتفاق سے باپ کمزور طبیعت کا انسان تھا۔ اور ماں بہت سخت گیر۔ بچے نے باپ سے بادشاہ کی یہ تعریف سنتے ہی فوراً کہا تو ابا بادشاہ ہماری ماں ہوئی۔ چونکہ بچے کے سامنے وہ شخص بادشاہ کی پوری تعریف نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ بچہ ان دقیق مسائل کو سمجھ نہیں سکتا تھا۔ اس لئے اس نے وہ بات کہی جو بچے کے ذہن میں آ سکتی تھی۔ مگر بچہ کا ذہن بجائے اصل حقیقت کی طرف جانیکے ماں کی بادشاہت کی طرف منتقل ہو گیا۔ اسی طرح یہ الفاظ تو درست ہیں۔ مگر لوگوں نے اپنی کوتاہی فہم سے سمجھ لیا۔ کہ وہ پھل وہ مکان وغیرہ ایسے ہی ہونگے۔ جیسے اس دنیا کے ہوتے ہیں۔ درحقیقت اس عالم کی باتیں سمجھنے کے لئے موجودہ حواس سے زیادہ اور بہت زیادہ اعلےٰ درجہ کے حواس کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ حواس تو ایسے ہی ہیں جیسے بھینس کے آگے فلسفہ کے مسائل بیان کئے جائیں یا بھینس سے انگور کا مزا پوچھا جائے۔ بھینس کے لئے انگور اس کی توڑی ہے۔ جس طرح بچہ کو تعلیم پر آمادہ کرنے کے لئے ماں باپ کہتے ہیں۔ کہ تم پڑھو تو تمہیں لڈو ملا کرینگے۔ جب بچہ پڑھ جائے اور اس کے آگے لڈوؤں کا تھال بھر کر رکھدیا جائے اور کہا جائے کہ یہ تمہارے پڑھنے کا صلہ ہے تو وہ ہنسیگا۔ کیونکہ تعلیم کے بدلے میں جو چیز اس کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ ان لڈوؤں سے زیادہ قیمتی اور اعلیٰ درجہ کی ہے۔

اس کا یہ مفہوم نہیں کہ وہاں جو کچھ ملیگا وہ درحقیقت ایک ذہنی کیفیت کا نام ہوگا۔ نہیں۔ بلکہ واقعی وہاں انعامات ملینگے۔ مگر وہ یہی نہیں ہونگے جو کچھ اس وقت ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔ بلکہ اور بھی بہت اعلیٰ اعلیٰ درجہ کی اشیاء اور انعامات ہونگے۔ گو یہ بھی مل جائیں۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں جو کچھ اصل انعام کے طور پر ملیگا وہ تو درحقیقت لقاء اللہ ہوگا۔

(۳۰ جولائی ۱۹۲۲ء بعد نماز مغرب)

ھُوَ کے معنے اس بات کے ذکر میں کہ مفسرین نے ھُوَ کے جو یہ معنی کئے۔ کہ "بات یہ ہے"۔ یہ نہایت ہی لطیف ہیں۔ اور یہ معنے کرنے سے ایک عجیب نقشہ کھنچ جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس ہے جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ جمع ہیں۔ زرتشتی ہیں جو کہتے ہیں۔ دو خدا ہیں۔ ایک اہرمن اور دوسرا یزدان یہودی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ خدا تو ایک ہی ہے۔ لیکن اس نے اپنی طاقتیں بعض انسانوں کو بھی دیدی ہیں۔ اور وہ بھی خدائی قدرت رکھتے ہیں۔ عیسائی ہیں۔ جو کہتے ہیں خدا تین ہیں۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس۔ ہندو ہیں۔ جو کہتے ہیں ہر ایک چیز خدا ہے۔ یہ سب لوگ اپنے اپنے دعوے پیش کر رہے ہیں۔ جن پر خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ قل۔ تم بھی بولو۔ رسول کریم فرماتے ہیں۔ کیا کہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم کہو کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ سب لغو ہے۔ صحیح اور درست بات یہ ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔

کیا ہی پر لطف ارشاد ہے۔ ایک ہی لفظ میں سب کے دعووں کو رد کر دیا۔ قرآن کریم میں گویا ان مذاہب کے ساتھ بحث ہو رہی تھی۔ دلائل دئے جا رہے تھے۔ اور اخیر میں آ کر فیصلہ کر دیا۔ کہ بات یہ ہے خدا ایک ہے۔ باقی جو کچھ تم کہتے ہو۔ سب لغو ہے۔

معارف قرآن قرآن کریم کے ایک ایک لفظ میں اس قدر معارف اور حقائق ہیں۔ کہ اس کا مطالعہ کرتے وقت میری تو وہی حالت ہوتی۔ جو مشہور ہے۔ کہ شیش محل میں دہاتی کی ہو گئی تھی۔ اسقدر لطف آتا ہے کہ جو بیان نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگست میں درس دینے اور نوٹ لکھوانے کیلئے جب میں نے نوٹ لکھنے شروع کئے۔ تو اس قدر وقت صرف ہوا۔ کہ ابھی تک صرف ۲ پاروں کے نوٹ لکھ سکا ہوں۔ ایک ایک آیت پر جی چاہتا ہے۔ اس میں سے یہ بات بھی لے لی جائے۔ اور یہ بھی۔ اس طرح زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے مضامین کی خوبی اور عمدگی کا ذکر کرتے ہوئے مثال میں فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے یمحق اللّٰہ الربوٰا ویربی الصدقات اسمیں نہایت عجیب طریق بیان رکھا ہے۔ فرمایا۔ ربا۔ کو ہم مٹا دینگے۔ اور صدقے کو بڑھا دینگے۔ یعنی سود جو بظاہر بڑھنے والی چیز ہے۔ اس کے متعلق تو فرمایا کہ اسے مٹا دینگے۔ اور صدقہ جس میں بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ مال صرف ہو گیا۔ اس کے متعلق فرمایا۔ اس کو بڑھا دینگے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے ایک چیز پہاڑ پر پڑی ہو۔ اسے اٹھا کر زمین پر پھینک دیا جائے۔ اور جو زمین پر پڑی ہو۔ اسے اٹھا کر پہاڑ پر رکھدیا جائے۔ کیا ہی عجیب انداز بیان ہے۔

مالی سال کا آخری مہینہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی سال کا آخری مہینہ ماہ ستمبر اب قریب ہے۔ اسلئے احباب کو اس سال کے مختلف چندوں اور بالمخصوص چندہ خاص کی طرف اختتام سال سے پہلے ایک دفعہ توجہ دلا دینا ضروری ہے۔ تا ہر جگہ مناسب سعی و کوشش میں احباب حصہ لینے کے لئے فوراً متوجہ ہو جائیں۔

ابتداء تحریک چندہ خاص

حسب تجویز مجلس شوریٰ (منعقدہ ۱۵و۱۶ اپریل ۲۲ء) و منظوری حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالیٰ یہ قرار پایا تھا کہ اس سال جو حد درجہ کا مالی بوجھ سلسلہ پر پڑ رہا ہے اور جس کی پُر درد کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی زبانی سنکر ہر علاقہ کے نمائندگان واپس گئے ہیں۔ اس حد درجہ کے مالی بوجھ کو جو آیندہ بالکل ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ دور کرنے کے لئے آیندہ دو ماہ کے اندر اندر ایک بڑی رقم چندہ خاص کی جمع کی جائے۔ صیغہ بیت المال پر اسوقت ایک لاکھ روپیہ قرض ہے۔ اول چندہ خاص کی رقم ایک لاکھ ہی ہونی چاہیئے۔ ورنہ کم سے کم پچپن ہزار روپیہ تو دو ماہ کے اندر جمع ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کاموں کے بالکل بند ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس بڑی رقم کی فراہمی کے لئے تمام نمائندگان جو مجلس شوریٰ میں شریک ہوئے۔ اور امیر صاحبان و سکرٹری صاحبان و دیگر عہدہ داران ذمہ وار ہونگے۔ اور ان کا فرض ہو گا کہ جو رقم ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اسے دو ماہ کے اندر جمع کر دیں۔ اور ساتھ ہی اس امر کا خیال رکھیں کہ اس چندہ خاص کے جمع کرنے سے چندہ عام کی فراہمی پر اثر نہ پڑے ؞

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس چندہ خاص کے جمع کرنے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ ہر شخص سے اس چندہ میں ایک ایک ماہ کی آمدنی دو ماہ کے اندر وصول کی جائے۔ ملازمت پیشہ اپنی تنخواہ دیں۔ اور تجارت پیشہ و اہل حرفہ اپنی اپنی ایک ماہ کی آمدنی دیں۔ اگر کسی کی تجارت میں پچھلے سال نقصان ہوا ہو تو اس سے بجائے ایک ماہ کی آمدنی کے ایک ماہ کا اوسط خرچ لیا جائے۔ زمیندار اور زراعت پیشہ احباب ہر جنس کی پیداوار پر فی من پانچ سیر دیں۔ لیکن چونکہ وہ چندہ عام میں بھی اڑھائی سیر فی من دیتے ہیں۔ اور ایک فصل پر ساڑھے سات سیر فی من دینا ان کے لئے مشکل ہو گا۔ اسلئے وہ دونوں فصلوں پر پانچ پانچ سیر فی من دیں۔ اور اس میں ان کا چندہ عام شامل ہو۔ اس طرح دو فصلوں میں ان کے ذمہ کا روپیہ ادا ہو جائیگا۔ سب دوست اس طریق وصولی کو نوٹ کرلیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی نوٹ کرلیں کہ چندہ خاص کے جمع کرنے سے چندہ عام پر ہرگز ہرگز اثر نہ پڑے ؞

یہ بھی بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس طریق سے جو چندہ خاص جمع ہو گا۔ اس کی مقدار بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خود حساب کرا کر ہر انجمن کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر کرا دی ہے۔ اور وہ مقدار سال گذشتہ کے کل چندے کے برابر ہے۔ یعنی ہر انجمن اس چندہ خاص میں دو ماہ کے اندر اندر اس قدر رقم ضرور ادا کرے۔ جس قدر پچھلے سال معمولی چندہ ادا کئے تھے۔

ہر دوست جن کو یہ اطلاع پہونچے۔ وہ جو کچھ سعی اس کام میں کر سکتے ہوں۔ اس سے دریغ نہ فرمائیں۔ اور مناسب اطلاعات بھی ہم پہنچاتے رہیں۔

اب تک کافی رقم جمع نہیں ہوئی

اس اعلان کے بعد بجائے دو ماہ کے اندر ضروری رقم ایک لاکھ جمع ہونے کے سوا تین مہینہ میں پچپن ہزار روپیہ جمع ہوا۔ مگر وہ بھی سب کا سب نقد نہیں ہے۔ صرف دو تہائی اس میں نقد رقم آئی ہے۔ اس تنگی اور دقتوں کے وقت میں اسقدر رقم بھی بہت کچھ تشکریہ کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ اس نے اپنے سلسلہ کے کاموں کی دقتیں دُور کرنے کے لئے احباب کو امداد کی توفیق عطا فرمائی۔

اس تشکریہ کے بعد احباب کو میں یہ بھی یاد دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر ماہ میں کثیر رقم خرچ ہوتی ہے پس بجائے دو ماہ کے سوا تین ماہ میں جو رقم جمع ہوئی ہے۔ اس سے صرف اسی قدر فائدہ ہوا ہے کہ کام بالکل بند ہونے سے بچ گئے ہیں۔

گو صیغہ جات کفایت کے انتہائی درجہ تک پہنچائے ہوئے ہیں۔ پھر بھی بعض صیغہ جات کی تنخواہ دو دو ماہ کی ادا نہیں ہوئی ہے۔ ان بلوں کے علاوہ تیس چالیس ہزار روپیہ بیرونی قرضہ کا بدستور چڑھا ہوا ہے۔

ایک طرف تو یہ بار ہے۔ اور دوسری طرف احباب نے چندہ عام میں ایسی کمی فرما دی ہے کہ معمولی اخراجات کے لئے جس قدر روپیہ کی امید تھی۔ اسمیں بھی کمی ہے۔ اور نیا خطرہ پیدا ہونے لگا ہے۔ کہ کہیں عام چندہ ہی کی مقدار نہ گھٹ جائے۔

چندہ خاص میں احباب نے حصہ لیا

پہلے میں چندہ خاص کا ذکر کرتا ہوں۔ اکثر مقامات سے یہ چندہ برائے نام آیا ہے۔ بعض مقامات سے وعدے تو آئے ہیں۔ لیکن چندہ وصول نہیں ہوا۔ بلکہ بعض مقامات پر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ہمت ہی ہار بیٹھے ہیں۔ دکن۔ سرحد۔ کشمیر۔ راولپنڈی۔ جہلم سے بہت کم چندہ آیا ہے۔ سیالکوٹ اور امرتسر۔ شاہ پور اور لائل پور۔ جھنگ۔ گجرات اور گوجرانوالہ۔ منٹگمری ایسے علاقے ہیں جہاں کے فصلانہ چندے اب تک بہت ہی کم وصول ہوئے ہیں۔ اور تقریباً کل کا کل چندہ باقی ہے۔ زراعت پیشہ احباب کے علاوہ تجارت پیشہ احباب نے بھی اس چندہ میں اب تک بہت کم حصہ لیا ہے۔ لاہور۔ امرتسر کے تجارت پیشہ احباب کے چندے جیسے کہ اُمید تھی ہنوز نہیں ہوئے۔ اور یہی حال کم و بیش اور مقامات کا بھی ہے سب ملازمت پیشہ احباب نے بھی اس چندہ میں پورا پورا حصہ نہیں لیا ہے۔ اکثر مقامات سے بعض بڑی بڑی آمدنی کے احباب نے کم چندہ دیا ہے۔ جس سے دوسروں پر بھی اچھا اثر نہیں پڑا۔ غرض میں جماعت کو ایک بار اور خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ جس طرح ہو جلد سے جلد اپنے اپنے چندہ کی کمی کو پورا فرمائیں۔ چندہ خاص کی مقدار کا بہت جلد ایک لاکھ ہونا ضروری ہے۔

امریکن مشن

چندہ خاص کی دس ہزار کی رقم مستورات کے ذمہ لگائی تھی۔ لیکن اب تک بر وجوہات

میں احباب نے اس چندہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ مستورات سے جو کچھ چندہ وصول ہو سکے۔ تحریک کر کے وصول کیا جائے۔ اور چونکہ اب امریکہ کے لئے نئے مبلغ صاحب جانے کے لئے تیار ہیں۔ حتی الوسع نہایت سرعت سے یہ چندہ ارسال کیا جائے۔ بھیجتے وقت تفصیل ضرور تحریر کر دی جائے۔ کہ مستورات کا چندہ امریکہ ہے۔

معمولی و مستقل چندے اور سال تمام

چندہ خاص کے بعد میں احباب کو اپنے معمولی اور مستقل چندوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۲ء مالی سال کی آخر تاریخ ہوتی ہے۔ بہت سی انجمنوں کا نمبر محض اس وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے کہ وہ اس تاریخ کا کافی لحاظ نہیں رکھ سکتیں ٭

اس سال بالخصوص یہ پابندی کی جائے گی۔ کہ تمام حسابات اگر بند ہو سکیں۔ تو ۳۰ ستمبر ہی کو بند کر دئے جائیں۔ پس سال گذشتہ کا خیال احباب کو غلطی میں نہ ڈالے۔ کہ ۳۰ ستمبر کی بجائے کچھ روز بعد کو بھی چندہ بھیجا جا سکتا ہے۔ یہاں ۳۰ ستمبر تک روپیہ پہونچا دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب اپنے اپنے مقام پر ۲۴ ستمبر ہی کو تمام بقائے وصول کریں ٭

مالی رپورٹ

مالی سال کے آخر میں ایک ایک مالی رپورٹ بھی ضرور آنی چاہیئے جس میں ہر انجمن اپنے کل چندے کی تفصیل مدوار تحریر کرے کہ کس قدر چندہ عام۔ کس قدر زکوٰۃ۔ کس قدر چندہ وصیت اور کس قدر صدقات و خیرات۔ عید فنڈ و قیمت کھال اور کس قدر اشاعت اسلام کا چندہ اور کس قدر چندہ مستورات بھیجا ہے۔ صرف یہی کافی نہیں۔ بلکہ ہر انجمن اپنے پچھلے سال کے چندہ سے بھی خود مقابلہ کر کے بھی دکھلائے۔ اور کمی بیشی پر ضروری کیفیت بھی درج کرے ٭

خاص مخلصین چندہ دہندگان

ان احباب کے اسمائے گرامی بھی رپورٹ میں درج ہونے چاہئیں۔ جنہوں نے نہایت اخلاص سے اپنی آمد کی نسبت بہت زیادہ چندہ دیا ہے ٭

سب سے آگے بڑھنے والے

ان احباب کے نام بھی ضرور درج فرمائیں۔ جنہوں نے سال میں سو روپیہ یا اس سے زیادہ چندہ ادا کیا ہے۔ آخر میں ان دوستوں کے نام بھی آنا ضروری ہیں۔ جن کے ذمہ اس سال کا چندہ کچھ نہ کچھ باقی رہ گیا ہے

بقائے داران

بقائے دار دوستوں کے ناموں کے ساتھ یہ بھی درج کیا جائے کہ کتنے ماہ کا اور کس قدر چندہ باقی رہ گیا ہے ٭

آئندہ سال کا بجٹ

اور سب سے آخر میں ہر انجمن اپنی سالانہ رپورٹ میں آئندہ سال کا اندازہ تحریر کرے۔ کہ کس قدر چندہ وہ آئندہ سال کے دوران میں ارسال کریگی۔ اس چندہ کی موٹی تفصیل بھی ہونی ضروری ہے۔ اور کل رقم کی میزان پچھلے دو سال میں ہر سال کے چندہ سے بڑھکر دکھلانی چاہیئے اگر کوئی وجوہات اس کے خلاف نہوں۔

آخر میں میں ان تمام احباب کے لئے جو فراہمی چندہ یا مالی امداد سلسلہ میں کسی نہ کسی قسم کی سعی فرماتے ہیں۔ یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اپنے سلسلہ کے بڑے سے بڑے خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

ناظر بیت المال۔ قادیان۔

سکھوں میں ہلچل

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ میں نے ایک کتاب "اسلام دگرنتھ صاحب" شائع کی تھی جس میں گورو نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا ثبوت صرف گرنتھ صاحب سے ہی درج کئے اور جنم ساکھیوں کو بالکل نظر انداز کیا۔ اس رسالہ میں نئے طرز سے سکھوں پر اتمام حجت کی گئی ہے۔ جس سے بعض اخبار نویس سکھوں کو یہ امر بہت شاق گذرا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ بعض اصحاب نے گورنمنٹ کے دروازوں کو بھی دستک دی ہے۔ ہم بھلی خوشی چاہتے ہیں کہ گورو صاحب کے مذہب کا پتہ سب لوگوں کو لگ جاوے۔ اور جس سنت پر اس مہاتما پرش کا خاتمہ ہوا اس سے دنیا آگاہ ہو جاوے۔ مگر بجائے اسکے کہ عدالت سے فیصلہ کرایا جائے۔ بہتر ہو گا کہ باہم تبادلہ خیالات ہو اور جواب مدلل کتاب مذکور کا لکھ کر پبلک کو مستفید کیا جاوے کیونکہ دنیا میں کسی سچائی کو نہ کوئی قوم دبا سکتی ہے اور نہ کوئی گورنمنٹ اس کا گلا گھونٹ سکتی ہے۔ میں اپنے سکھ سرداروں اور بھائیوں نیز گرنتھی وددوانوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ ٹھیک نہیں۔ کہ گورو صاحب نے گرنتھ صاحب میں نماز باجماعت اور مسجد میں پانچ نمازیں ادا نہ کرنے والے کو پاپی گنہگار ٹھیرایا ہے۔ پھر کیا یہ صحیح نہیں کہ جو شخص درود شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نہیں بھیجتا۔ وہ اگلے جہان میں ہر ایک خیر و خوبی سے بے نصیب رہے گا۔ کیا یہ گرنتھ صاحب میں حکم نہیں کہ جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے پیروی نہ کیجائے۔ انسان دوزخی ہوگا۔ کیا یہ گرنتھ صاحب میں مرقوم نہیں کہ مسلمان بننا اعلیٰ اور پوتر اور مشکل کام ہے۔ لیکن اسکے مقابلہ میں ہندو یا سکھ یا اکالی وغیرہ بننے کا اشارہ تک نہیں۔ میں گورو صاحب کا ہی واسطہ دیکر سکھ سرداروں سے باادب تمام استفسار کرتا ہوں کہ کیا گرنتھ صاحب میں یہ نہیں لکھا کہ پانچ نمازیں باجماعت ادا کی جاویں۔ اور تیس روزے رکھے جاویں ورنہ شیطان سے خلاصی نہ ہوگی۔ لیکن جپ جی صاحب کے پڑھنے کا حکم گرنتھ صاحب میں نہیں۔

ایڈیٹر صاحب اجیت امرتسر کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی ہے۔ کہ میں نے گورو صاحب کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر کیوں ثابت کر دی۔ اور اس طرح نااتفاقی کا بیج زمانہ اتفاق میں بو دیا۔ لیکن ادنیٰ تامل سے ظاہر ہو گا کہ گورو صاحب کے وقت دوئی بقول سکھ صاحبان کے ہرگز نہ تھی۔ پس جب ان میں دوئی نہ تھی۔ اور ہندو مسلمان دونوں اقوام کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتے تھے۔ تو پھر کیا غضب ہو گیا اگر انہوں نے ایک شادی مسلمانوں کے ہاں بھی کر لی۔ در اصل ہندوؤں اور سکھوں کا مذہب صرف کھانے پینے اور چھوت چھات پر آ ٹھہرا ہے۔ حالانکہ یہ اصول گورو صاحب کی تعلیم سے کوسوں دور اور منافی پڑا ہوا ہے جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔ "ذات پات نہ پوچھے کو" یعنے اگلے جہان میں ذات اور قومیت اور چھوت چھات کا سوال نہ ہوگا۔ عملوں کا محاسبہ ہوگا۔ کمال افسوس کی بات ہے کہ اس روشنی کے زمانہ میں روٹی اور پانی کے چھو جانے سے ان لوگوں کا مذہب برباد ہو جاتا ہے۔

— عبد الرحمن بی اے سابق مہر سنگھ قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

کشن لال ولد باشی رام قوم مہاجن ساکن نارووال تحصیل ظفروال

بنام

مولا سنگھ ولد جیندا سنگھ قوم جٹ ساکن لالی والی تحصیل ظفروال

دعویٰ چارسو روپیہ بروئے تمسک

بنام مولا سنگھ ولد جیندا سنگھ قوم جٹ ساکن لالی والی تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۱ کو حاضر آکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۱ ماہ اگست ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

سادھو رام ولد جیون مل قوم کھتری ساکن بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعی

بنام

اللہ دتا ولد مولا داد قوم جٹ و ماہی ولد بوٹا قوم عیسائی ساکنان ڈہالہ تحصیل ظفروال سکورت مدعا علیہ نمبر ۲ حال چک نمبر ۲ بیت الحکم تحصیل و ضلع منٹگمری مدعا علیہ۔

دعویٰ دوسو پچاس روپیہ بروئے تمسک

بنام ماہی ولد بوٹا قوم عیسائی ساکن ڈہالہ حال چک نمبر ۲ بیت الحکم تحصیل و ضلع منٹگمری مدعا علیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

سادھو رام ولد جیون مل قوم کھتری ساکن بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعی

بنام

مسماۃ چراغ بی بی بیوہ میراں بخش و علی بخش ولد نبی بخش قوم چنگڑ ساکنان سندرالوالہ و مولا بخش و بیبا پسران کمان و ماہیا ولد مولا بخش و نتھو ولد بھا قوم چنگڑ ساکنان کلیر متصل بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعا علیہم

دعوے دوسو انتیس ۲۲۹ روپیہ بروئے تمسک

بنام مسماۃ چراغ بی بی بیوہ میراں بخش و علی بخش ولد نبی بخش قوم چنگڑ ساکنان سندرالوالہ و مولا بخش و بیبا پسران کمان و ماہیا ولد مولا بخش و نتھو ولد بھا اقوام چنگڑ ساکنان کلیر متصل بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعا علیہم

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

سادھو رام ولد جیون مل قوم کھتری ساکن بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعی

بنام

مسماۃ چراغ بی بی بیوہ میراں بخش و علی بخش ولد نبی بخش قوم چنگڑ ساکنان سندرالوالہ و مولا بخش و بیبا پسران کمان و ماہیا ولد مولا بخش و نتھو ولد بیبا قوم چنگڑ ساکنان کلیر متصل بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعا علیہم

دعوے چارسو اٹھاسی روپیہ بروئے تمسک

بنام مسماۃ چراغ بی بی بیوہ میراں بخش و علی بخش ولد نبی بخش قوم چنگڑ ساکنان سندرالوالہ و مولا بخش و بیبا پسران کمان و ماہیا ولد مولا بخش و نتھو ولد بیبا قوم چنگڑ ساکنان کلیر متصل بدوکا ہول تحصیل ظفروال مدعا علیہم

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۱ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر (مہر عدالت)

حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی عمر بھر کی مجرب دوائی دافع اٹھرا

اکسیر جنین

کیا آپ نور نظر لخت جگر پیارے پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کے لئے اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیرخواہ ہر انسان حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کا مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر طیار کیا ہے جس سے کئی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھر رہے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے۔ یہ وہ گھر ہیں جو اسقاط حمل کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر راہ دارالبقاء لیتے تھے۔ یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے۔ یا مردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور نا امید ہو چکے تھے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان گولیوں کا استعمال کرائیں اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کریں۔ ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھائے۔ قیمت فی تولہ (ع ۴) چار تولہ سے چھ تولہ تک کے خریدار کو خاص رعایت دی جاویگی۔ ایک دفعہ۔

مکرم محمد اسفندیار خانصاحب ننگری سے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب من السلام علیکم آپ سے ایک شیشی اکسیر جنین خرید فرمودہ منگوائی بھی از حد فائدہ ہوا ایک شیشی اور مرحمت فرما دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جناب غلام فرید خانصاحب ٹھیکیدار ضلع گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے مرض اٹھرا کی گولیاں لی تھیں چونکہ میرے گھر میں وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے متکلف ہوں کہ فی الحال اسی قدر گولیاں بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ پھر خود کسی وقت حاضر خدمت ہو کر کثیر مقدار میں آپ سے لے آؤنگا۔

مکرم معظم حکیم مولوی غلام احمد صاحب امرتسری شاگرد حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں۔ حب اکسیر جنین بفضلہ تعالیٰ بہت ہی نفع مند و مفید ہے حضرت استادی المکرم خلیفہ اول نورالدین کے معمول و مجربات میں سے مشک النفع دوائی ہے۔ حضرت مرحوم سے خاکسار نے ان حبوب اکسیر جنین کے متعلق جو سنا ہے خاکسار کے تجربہ میں ٹھیک پایا ہے۔ وہ شہادت بالاسطور میں تحریر کر دی ہے۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسکو حاجتمندوں کو مستفیض فرمائے۔

جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتے ہیں میں نے بہت سے مریضوں کو حب اکسیر جنین منگوا کر استعمال کرائی ہیں۔ جو کہ مرض اٹھرا کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید و متاثر ثابت ہوئی ہیں لہذا میں اس تجربہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ اس مرض کیلئے جو استعمال کریگا۔ انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا۔

چند سارٹیفکیٹ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر چرم قادیان یہ گولیاں اکسیر جنین الیسی مجرب ہیں کہ میں اپنے گھر میں بہت استعمال کراتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسوقت میرے پانچ لڑکے موجود ہیں۔ یہ گولیاں اٹھرا کی بیماری کیلئے خدا کے فضل سے مفید و بابرکت ہیں۔ میں نے اور کئی لوگوں کو استعمال کرایا جو کہ اٹھرا کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکو بھی آرام ہو گیا میرے خیال میں یہ گولیاں ہر طرح سے بے مثل ہیں۔ انکی مثل کوئی دوائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گولیوں میں برکت دے اور اپنی مخلوق کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

جناب مکرم فرما حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں حب اکسیر جنین بے شک اٹھرا کی مرض میں اکسیر ہے بشرطیکہ صحیح اجزاء سے مکمل ہو۔ صرف میں نے ہی اسکو اکسیر نہیں پایا۔ بلکہ حضرت قبلہ نورالدین اعظم رض بھی اسکو اکسیر ہی کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ الٰہی لوگوں کو اس سے نفع پہنچے

مکرم معظم قاضی اکمل صاحب گولیکے ضلع گجرات کی شہادت یہ گولیاں حب اکسیر جنین (میں نے اپنے ایک عزیز کو بھجوائیں تھیں جس کے گھر میں اسقاط کی بیماری تھی۔ الحمد للہ یہ شکایت رفع ہو گئی۔ یوں بھی تجربیات حضرت حکیم الامت کسی قسم کی سند تصدیق کے مستغنی ہیں۔

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب کی شہادت حب اکسیر جنین میں نے بھی علاج مولوی نورالدین صاحب مرحوم و خود بعد ان کے تجربہ کیا۔ بہت مفید ہے۔

دوائی خانہ عبدالرحمن کاغانی ہمدرد بیماران۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

انجمن تحقیقات سول نافرمانی کے کام کا اختتام پٹنہ ۱۰ ر اگست کانگرس کی انجمن تحقیقات سول نافرمانی کی نشست ختم ہو گئی ہے۔ کل کارروائی ختم کرنے اور رپورٹ مرتب کرنے کے متعلق بند کمرے میں بہت دیر تک بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ ممبران اب منتشر ہو گئے ہیں۔

دس ہزار کی طلائی زنجیر کا فقدان مدراس ۱۵ ر اگست کہتے ہیں کہ بمبئی کی ایک دکان سے مدراس کے ایک کارخانہ کے لئے ایک طلائی زنجیر بھیجی گئی جب بکس کھولا گیا تو طلائی زنجیر ندارد تھی مقامی پولیس مصروف تفتیش ہے مالیت کا اندازہ تقریباً دس ہزار روپے ہے۔

صاحب گورنر کی ڈاک غائب مدراس ۱۴ ر اگست مدراس ... کے محکمہ ڈاکخانجات نے ... کیا ہے۔ کہ جناب لفٹنٹ گورنر صاحب کے معمولی خطوط کا تھیلا جو کلکتہ سے روانہ ہوا تھا۔ سٹیمر انگورہ سے ۲۹ ر جولائی کو غائب ہو گیا کلکتہ میں تھیلا نہایت احتیاط سے جہاز والوں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ لیکن جس وقت کہ جہاز رنگون کے ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ تو تھیلا غائب تھا۔ برٹش انڈیا کمپنی مصروف تفتیش ہے۔

نائب وزیر ہند ہندوستان آ رہے ہیں شملہ ۱۰ ر اگست۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ارل ونٹرٹن پارلیمنٹری نائب وزیر ہند نے دعوت منظور کر لی ہے۔ جو گورنر بمبئی نے انہیں اس عہدہ پر فائز ہونے سے قبل دی تھی۔ کہ کسی فرصت کے وقت پرائیویٹ اور غیر سرکاری طور پر ہندوستان تشریف لائیں۔ آپ چند روز شملہ میں وائسرائے ہند کے پاس رہینگے۔ یکم ستمبر کو قیصر ہند جہاز میں مارسیلز سے روانہ ہونگے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر واپس چلے جانے کی امید رکھتے ہیں۔

وزیر اعظم کی تقریر کے خلاف وائسرائے کی خدمت میں وفد شملہ ۱۷ ر اگست ہفتہ کی صبح کو وائسریگل لاج میں ایک وفد بسرکردگی میاں محمد شاہ نواز ممبر مجلس واضع آئین جناب وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوگا۔ یہ وفد ان ہندوستانی جذبات کا اظہار کریگا۔ جو وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کی تقریر سے مشتعل ہو گئے ہیں۔

برمیز اصلاحات معرض بحث میں رنگون ۱۰ ر اگست۔ برمیز ایسوسی ایشن کی کونسل میں اس مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ آیا اصلاحات کو منظور کیا جائے۔ یا بائیکاٹ کیا جائے۔ مجلس عاملہ نے اس ہفتہ میں ایک جلسہ طلب کیا تھا جس پر کونسل کے پریذیڈنٹ اور دو ممبروں نے ۲۶ تاریخ کو نسل کا جلسۂ عام طلب کیا۔ مجلس عاملہ نے اس سے اختلاف کر کے جلسہ کو خلاف قانون قرار دیا۔

حکومت ہند کا قرضہ شملہ ۱۸ ر اگست ۱۶ ر اگست تک قرضہ حکومت ہند کی کل تعداد ۴۷۵۱۹۵۲۷۰۰ روپیہ ہوئی۔ ۳۵ کروڑ روپیہ جو انگلستان سے ہندوستان کی ریلوں کے لئے لیا جائیگا۔ اس کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔ بنگال ناگپور ریلوے کو ۱۶ کروڑ سدرن میرٹھ ریلوے کو ۱۰ کروڑ اور ساؤتھ انڈین ریلوے کو ۱۰ کروڑ۔

غیر ممالک کی خبریں

ایران میں جنگ طہران ۱۴ ر اگست۔ سرکاری فوج نے ضلع سلولیس میں پیش قدمی کر کے دو مال پر قبضہ کر لیا ہے۔

لارڈ نارتھ کلف کی وفات لندن ۱۴ ر اگست اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لارڈ نارتھ کلف وفات پا گئے ہیں۔

مسٹر ڈی ویلیرا کا فرار لندن ۱۴ ر اگست مسٹر ڈی ویلیرا کارک سے بچ کر نکل گئے ہیں یعنی ...

شہر مذکور آتش ہو رہا ہے۔ نقصان کا اندازہ بیس لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔

تبت کے راز ہائے سربستہ معلوم کرنے کے لئے مہم سٹاک ہالم ۱۷ ر اگست سر سیون اے ہیڈن آئندہ سال چھٹی دفعہ تبت جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ سویڈن کے چند سائنس دان بھی ہونگے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ چین کے راستہ ملک میں داخل ہوں۔ مہم مذکور چار سال تک رہیگی۔

یونانیوں کو ۶ میل باہر نکال دیا گیا قسطنطنیہ ۱۶ ر اگست اب یونانی اور اتحادی کمیدانوں کے درمیان سمجھوتہ ہو کر یہ قرار پا گیا ہے۔ کہ موجودہ حد فاصل سے ۶ میل باہر یونانی فوجیں نکال دی جائیں۔ چنانچہ یونانی افواج کا بہت سا حصہ خط میدہ درودستو کے باہر ہٹا دیا گیا۔

سعد زاغلول پاشا سخت بیمار ہیں لندن ۱۶ ر اگست صورت حال کی نزاکت کو مد نظر رکھ کر حکومت پر بہ تجویز زور دیا گیا ہے۔ کہ آئرلینڈ کی نظیر پر عمل کر کے سعد زاغلول پاشا و دیگر قوم پرستوں کو اسیری جزیرہ شیلیز سے رہائی بخشے۔ اور مصریوں کو انتخاب حکومت کے لئے آزادی عطا کرے۔ سعد زاغلول پاشا کی بابت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سخت علیل ہیں۔ اور اگر ان کا خدانخواستہ انتقال ہو گیا۔ تو تمام مصر کرۂ نار بن جائیگا۔

انگریزوں کے لئے مصر میں الاؤنس اسکندریہ ۱۷ ر اگست۔ وزراء کی کونسل نے منظور کر لیا ہے۔ کہ انگریز افسران کو مصر سے چلے جانے کے بعد ان کی تنخواہ کا ۲۵ فیصدی بطور الاؤنس دیا جائیگا۔ جو کم از کم ۶۰ پونڈ اور زیادہ سے زیادہ ۲۵۰ پونڈ سالانہ ہوگا۔

انور پاشا کا قتل ترکستان میں برلن ۱۴ ر اگست انور پاشا کے قتل کے متعلق اخبارات ماسکو سے خبریں شائع کر رہے ہیں۔ ماسکو میں یہ افواہ گرم ہے کہ ان کو کسی بالشویک فرستادہ نے قتل کیا ہے۔ ابتک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ان کی زوجہ کو جو اپنے تین بچوں کے ساتھ برلن ...

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا